

بڑھتے گردشی قرضے

توانائی کے شعبے میں جہاں گردشی قرضوں میں تشویشاًک حد تک اضافہ ایک بڑے مسئلے کی صورت میں سامنے آ رہا ہے وہاں گھریلو اور صحفی صارفین کیلئے یہ خوشخبری بھی ہے کہ اس سال بھلی کی پیداوار گزشتہ سال کی 19 ہزار میگاوات کے مقابلے میں 23 ہزار میگاوات سے زیادہ رہی جبکہ توقع ہے کہ اگلے سال 26 ہزار میگاوات ہو جائے گی۔ سینیٹ کی تائماً کمیٹی برائے تووانائی کے اجلاس میں یہ اعداد پیش کئے گئے تو یہ بھی بتایا گیا کہ گردشی قرضوں میں اضافے کی بڑی وجہ بھلی کی چوری، لائن لاسز اور مہنگی بھلی بھی ہے، مہنگی بھلی پانی سے بھلی پیدا کرنے پر زیادہ توجہ نہ دینے کا نتیجہ ہے۔ ملک کے ہائیئڈو پاؤریس .. مراس وقت 7602 میگاوات سستی بھلی پیدا کر رہے ہیں جبکہ باقی ضروریات پوری کرنے کیلئے مہنگے ذرائع سے بھلی حاصل کی جا رہی ہے۔ سینیٹر نے اس بات پر ناراضی کا اظہار کیا کہ تربیلاؤ ڈیم کے بعض یونٹ ایک سال سے مرمت کیلئے بند ہیں جبکہ مٹکلا کا ب سفارمر جزیش سنٹم 6 ماہ سے کام نہیں کر رہا۔ اس طرح سستی بھلی پیدا کرنے کے ان عظیم منصوبوں سے گنجائش کے مطابق بھلی حاصل نہیں کی جا رہی۔ جہاں تک بھلی چوری کا معاملہ ہے تو اچھی خبر یہ ہے کہ خیر پختونخوا میں 16 فیڈرر سے ہونے والی چوری پر قابو پالیا گیا ہے۔ سب سے زیادہ چوری پنجاب میں ہوتی ہے جہاں اس مقصد کیلئے سہ مر اور سافت ویز کا استعمال بھی کیا جا رہا ہے۔ زیادہ تر چوری گھریلو، زراعت اور کمرشل استعمال کیلئے کی جاتی ہے، اس پر قابو پانے کیلئے ٹیکنالوجی کا استعمال ضروری ہے۔ سینیٹر شبلی فراز نے گردشی قرضوں میں اضافے پر تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ ان قرضوں کی ادائیگی کیلئے مزید قرضے لینا پڑ رہے ہیں جن پر 18 فیصد سود دینا پڑتا ہے۔ بھلی کی پیداوار، چوری، لائن لاسز اور گردشی قرضوں کا معاملہ متعلقہ اداروں کی خصوصی توجہ کا مقتضی ہے کیونکہ ملکی معيشت کا پہیہ رواں دواں رکھنے میں بنیادی کردار تووانائی کی دستیابی ہی ہے۔ اس سلسلے میں چین اور ملائیشیا کی جانب سے بھلی کی ترسیل اور انفرائیٹر کھر میں دلچسپی خوش آئند ہے، حکومت کو بھلی کا نظام درست کرنے کیلئے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔